



4823CH08

شیخ سعدی کا خواب

ایران کے شہر شیراز میں ایک لڑکا رہتا تھا۔ اس کا نام مصلح الدین تھا۔ ابھی وہ چھوٹا ہی تھا کہ اس کے والد کا انتقال ہو گیا۔ اب ماں ہی اس کا سہارا تھی۔ عید کیا آئی جیسے ماں کے امتحان کا وقت آگیا۔ مصلح الدین کے لیے ماں نے نئے کپڑے اور نئی ٹوپی کا کسی طرح انتظام کر دیا مگر نیا جوتا خریدنا اُس کے بس کی بات نہ تھی۔

ماں نے اپنے بیٹے سے کہا، ”کاش! میں تیرا یہ ارمان پورا کر سکتی۔“ یہ کہتے ہوئے اُس کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ ”امی آپ رو رہی ہیں،“ مصلح الدین نے ماں کو روتا دیکھ کر کہا، ”جانے دیجیے، مجھے جوتے نہیں چاہئیں۔“ مصلح الدین کو اپنی غلطی کا احساس ہوا کہ اس کی ضد نے ماں کو اتنا دکھ پہنچایا۔ لیکن تپر تو کمان سے نکل ہی چکا تھا۔ اب وہ



سوائے پچھتاوے کے کر بھی کیا سکتا تھا۔ مصلح الدین کا سارا دن اسی الجھن میں گزرا۔ رات کو جب وہ سونے کے لیے لیٹا تو اُسے نیند نہ آئی۔ وہ بہت دیر تک کروٹیں بدلتا اور سوچتارہا کہ خدا نے اسے غریب کیوں بنایا؟

تحوڑی دیر میں اسے نیند آگئی۔ اس نے خواب میں دیکھا کہ اچانک کمرے کا دروازہ کھلا۔ اُسے ایسا لگا جیسے کوئی اندر داخل ہوا ہے۔ وہ کوئی اور نہیں، ایک فرشتہ تھا۔ اس نے مصلح الدین سے کہا۔ ”آؤ، میرے ساتھ، میں تمھیں ایک ایسی دنیا دکھاؤں جہاں تمھیں اپنے سارے سوالوں کا جواب مل جائے گا۔ پھر تمھیں کوئی شکایت ہی نہ رہے گی۔“ مصلح الدین کو اور کیا چاہیے تھا۔ وہ خوشی خوشی اٹھا اور فرشتے کے پیچے چلنے لگا۔ ایک مقام پر پہنچ کر وہ رک گیا۔ اس نے دیکھا کہ تین آدمی سجدے میں گڑ گڑا رہے ہیں۔ ان میں سے ایک انداھا تھا۔ وہ دعا کر رہا تھا، ”یا اللہ! مجھے کچھ نہیں چاہیے۔ تو میری ساری دولت لے لے اور مجھے آنکھیں دے دے۔“

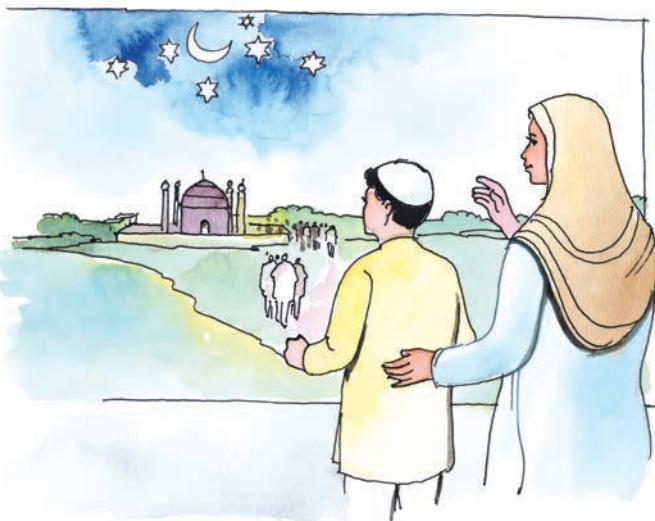


دوسرافریاد کر رہا تھا، ”اے خدا! تو بڑا مہربان ہے۔ مجھ پر بھی رحم کر، مجھے سننے کی طاقت عطا فرمادے۔“ تیسرا شخص جس کی ایک ہی ٹانگ تھی، رو رو کر کہہ رہا تھا، ”اے اللہ! کسی طرح مجھے دوسری ٹانگ عطا کر دے۔ اس کے سوا مجھے کچھ نہیں چاہیے۔“

یہ سب دیکھ کر مصلح الدین کے سامنے ساری حقیقت ظاہر ہو گئی۔ وہ سوتے سوتے اچانک جاگ اٹھا۔ اسے پتا چل گیا تھا کہ دنیا میں مجھ سے بھی زیادہ مجبور لوگ ہیں۔ وہ سوچ رہا تھا کہ خدا نے تو مجھے دور و شن آنکھیں، دو مضبوط ٹانکیں اور دو سننے والے کان عطا کیے ہیں۔ پھر میں اس خدا سے کس بات کی شکایت کروں؟



”اے بیٹا! تم ابھی تک نہیں اٹھے، کب تک سوئے گے؟“ ماں کی آواز آئی۔ ”عید گاہ نہیں جاؤ گے؟“



اب اٹھو بھی جلدی سے تیار ہو جاؤ، اللہ نے چاہا تو
اگلے برس جوتے بھی دلا دوں گی۔” ماں نے یہ کہتے
ہوئے بڑے پیار سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

”نہیں امی، مجھے کچھ نہیں چاہیے۔“

مصلح الدین نے کہا، ”مجھے اللہ نے اور بھی بہت سی
لغتوں سے نوازا ہے۔ میں اس کا شکر گزار ہوں۔“

اس نے خواب کا سارا ماجرا ماں سے کہہ سنا۔

مصلح الدین نام کا یہ بچہ آگے چل کر فارسی زبان کا بہت بڑا ادیب اور شاعر ہوا۔ اس نے شیخ سعدی کے نام سے
دنیا بھر میں شہرت پائی۔ ”گلستان“ اور ”بوستان“ ان کی دو مشہور کتابیں ہیں۔

36

مشق

I پڑھیے اور سمجھیے:

والد : باب

انتقال ہونا : مرجانا

کاش

کیا، ہی اچھا ہوتا، خدا کرے

ارمان : خواہش

تیرکمان سے نکل جانا (محاورہ) : ایسی بات کا زبان سے نکل جانا جس پر پچھتنا پڑے۔

مقام : گلہ

سجدہ	:	خدا کے آگے سر جھکانا، زمین پر ماتھا ٹیکنا
فرشته	:	اللہ کی ایک مخلوق جسے ہم کھلی ہوئی آنکھوں سے دیکھنہیں سکتے
گڑگڑانا	:	رورو کر دعا کرنا
عطای کرنا	:	دینا
حقیقت	:	سچائی
ظاہر ہونا	:	سامنے آ جانا
روشن	:	چمک دار
عید گاہ	:	عید کی نماز پڑھنے کی جگہ
نعمتوں	:	نعمت کی جمع، اچھی چیزوں
نوازنا	:	مہربانی کرنا
شکر گزار	:	احسان ماننے والا، شکر کرنے والا
ادیب	:	زبان و ادب کی کتابیں لکھنے والا
شهرت پانا	:	نام پیدا کرنا

سوچیے اور بتائیے:

- 1 عید کے دن ماں کی آنکھوں میں آنسو کیوں آ گئے؟ II
- 2 مصلح الدین کا سارا دن اُبھسن میں کیوں گزر رہا؟
- 3 خواب میں فرشته نے بچے سے کیا کہا؟
- 4 بچے کو کیسے پتا چلا کہ دنیا میں اس سے بھی زیادہ مجبور لوگ ہیں؟
- 5 بچے نے آخر میں خدا کا شکر کیوں ادا کیا؟
- 6 بچے نے کس نام سے شهرت پائی؟

III خالی جگہ بھریے:

- 1 ایران کے شہر..... میں ایک لڑکا رہتا تھا۔
- 2 ابھی وہ چھوٹا ہی تھا کہ اس کے والد کا ہو گیا۔
- 3 عید کیا آئی جیسے ماں کے کا وقت آگیا۔
- 4 وہ خوشی خوشی اٹھا اور کے پیچھے چلنے لگا۔
- 5 مصلح الدین نام کا یہ بچہ آگے چل کر زبان کا بہت بڑا ادیب اور شاعر ہوا۔
- 6 اور ان کی دو مشہور کتابیں ہیں۔

IV

نچے دیے ہوئے لفظوں سے جملے بنائیے:

خواب عید امتحان ٹوپی ماں آنسو

V نچے دیے ہوئے جملوں میں سے اسم اور صفت تلاش کر کے لکھیے:

- 1 ماں نے نئے کپڑے اور نئی ٹوپی کا کسی نہ کسی طرح انتظام کر دیا۔
- 2 تو نے مجھے دور و شن آنکھیں، دو مضبوط ٹانگیں عطا کی ہیں۔

V

VI بلند آواز سے پڑھیے اور خوش خط لکھیے:

شیخ انتقال غلطی ضد مقام حقیقت

38